بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸

روزنامہ

الفضل

قادیان

شنبہ

جلد ۳۴ | فتح ۱۳۲۵ ہش | ۱۹ محرم الحرام ۱۳۶۶ھ | ۱۴ دسمبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۹۱

1137

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ فتح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۵ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت افاقہ ہے مگر ضعف کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ باوجود علالت طبع کے خطبہ جمعہ آج حضور نے پڑھا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

آج مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام قادیان کے سب محلوں میں وقار عمل منایا گیا۔ جس میں گلی کوچوں اور نالیوں کی صفائی کی گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

مصیبت زدگانِ بہار کی امداد کیلئے احمدی ڈاکٹر اپنے آپکو پیش کریں

جلسہ سالانہ میں آنے والوں اور اہلِ قادیان کے لئے ضروری ہدایات

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۶ دسمبر ۱۹۴۶ء

مرتبہ:۔ چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

دوستوں کو معلوم ہے کہ

بہار کے مصیبت زدگان کی مدد

اور خبر گیری کے لئے جماعت احمدیہ کا ایک وفد بھی بہار گیا ہوا ہے۔ اس میں دو احمدی ڈاکٹروں نے اپنی خدمات پیش کی تھیں جو اس وقت بہار کے مختلف علاقوں میں بیماروں کا علاج کر رہے ہیں۔ لیکن جہاں تک خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ اس علاقہ میں اس قدر زیادہ تباہی مچائی گئی ہے۔ کہ صرف چند ڈاکٹر صحیح طور پر بیماروں اور زخمیوں کے علاج اور دیکھ بھال کا کام نہیں کر سکتے بلکہ وہاں بیسیوں اور سینکڑوں ڈاکٹروں کی ضرورت ہوگی۔ دوسرے مسلمانوں کی طرف سے بیماروں اور زخمیوں کے لئے جو انتظام کیا گیا ہے۔ اور جو وفد بھیجا گیا ہے۔ اس میں بالعموم

ڈاکٹری کے طالب علم یا کمپونڈر

وغیرہ شامل ہیں۔ تجربہ کار اور ماہر ڈاکٹر بہت کم ہیں۔ اس لئے جو لوگ زیادہ مریض اور زخمی ہیں۔ ان کے علاج میں دقت اور مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے۔ مجھے آج ہی وہاں کے ایک احمدی کارکن سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ زخمی اتنی زیادہ تعداد میں ہیں۔ کہ ان کے علاج معالجہ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اور جب تک مزید ڈاکٹر وہاں نہیں پہنچتے۔ اس کام کو سرانجام دینا بہت مشکل ہے۔ پس میں

جماعت کو تحریک

کرتا ہوں (خطبہ تو شائد دیر سے تیار ہو کر اخبار میں چھپے گا۔ الفضل والوں کو چاہئیے کہ اس خطبہ کا مختصر نوٹ کل سے الفضل میں چھاپنا شروع کر دیں) کہ اگر یہاں قادیان میں کچھ ڈاکٹر ہوں۔ جو ایک مہینہ یا اس کے قریب وقت دے سکتے ہوں۔ تو وہ جلد از جلد اپنے نام لکھوا دیں۔ اور مصیبت زدگان کی امداد کر کے خدا تعالیٰ سے ثواب حاصل کریں۔ (قادیان سے اسی دن میجر بدرالدین اور میجر محمد جی صاحبان نے اپنے نام دئیے۔ اور وہ روانہ ہو چکے ہیں۔ مگر افسوس کہ امور عامہ نے حسب معمول سستی کر کے انہیں کئی دن بعد بھجوایا۔) بیرونجات کے ڈاکٹر جن میں سے بعض رخصت پر ہیں۔ یا رخصت پر تو نہیں۔ مگر اس کام کے لئے رخصت حاصل کر سکتے ہیں۔ ان کے لئے بھی

ثواب کا موقعہ

ہے۔ انہیں چاہئیے کہ ہر ممکن کوشش کر کے وہ اس کام میں حصہ لیں۔ کیونکہ انسان کی زندگی اتنی محدود ہے۔ اور خدا کے ساتھ معاملہ اتنا لمبا ہے۔ کہ ان دونوں کو آپس میں کچھ نسبت ہی نہیں۔ اس دنیا کی زندگی کو غنیمت سمجھتے ہوئے اور خدا کے ساتھ ابدی معاملہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس قسم کے ثواب کے موقعہ کو ضائع نہیں جانے دینا چاہئیے۔ اور جہاں تک ہو سکے اپنی زندگی میں سے لمبا وقت

خدمت دین اور خدمت خلق

میں گزارنا چاہئیے۔ تاکہ یہ کام دینی اور دنیوی ترقی میں ممد ہوں۔ میں نے پہلے بھی جماعت کو کئی بار اس طرف توجہ دلائی ہے کہ کیا معلوم ہے۔ کہ کل اس کی اپنی حالت کیا ہو۔ اس لئے مصیبت کے وقت سب مصیبت زدوں کا اکٹھا ہو جانا ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ ایک ایک کر کے مارے جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اور دشمن ہمیشہ تفرقہ سے ہی فائدہ اٹھایا کرتا ہے۔ اور اس کی سب سے بڑی خواہش یہی ہوتی ہے۔ کہ مدمقابل قوم اختلافات اور تفرقہ میں مبتلا رہے۔ اور وہ فرداً فرداً سب سے دوچار ہو سکے۔ اور آسانی کے ساتھ انہیں تباہ کر سکے۔ اس قسم کے تفرقہ سے فائدہ اٹھانے کی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ایک مثال مشہور ہے

کہتے ہیں ایک زمیندار کے باغ میں پھل پکے ہوئے تھے۔ ایک دن ایک سیّد کے لڑکے ایک مولوی کے لڑکے اور ایک عامی آدمی نے مشورہ کیا کہ زمیندار کے باغ میں چل کر پھل کھانے چاہئیں۔ وہ تینوں نہایت مضبوط اور ہٹے کٹے تھے۔ سیدھے باغ میں پہنچے۔ اور پھل کھانے شروع کر دیئے۔ کچھ پھل تو انہوں نے کھائے۔ کچھ توڑے۔ اور کچھ پھینکے۔ اس طرح باغ کو اجاڑ دیا۔ جب باغ والے زمیندار کو اس کے متعلق اطلاع ہوئی۔ کہ تین آدمی باغ کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ تو وہ جھٹ باغ میں پہنچا۔ مگر جب اس نے ان تینوں نوجوانوں کو دیکھا۔ تو خیال کیا۔ کہ اگر میں نے ان سے کچھ کہا۔ تو باغ تو پہلے ہی اجڑ چکا ہے۔ یہ میری بھی

ہڈی پسلی توڑ دیں گے

اس لئے اس نے ایک ترکیب سوچ کر جھٹ اپنا چہرہ بشاش بنا لیا۔ اور ان تینوں کے پاس پہنچکر ہنستے ہوئے کہا آپ کے آنے سے بڑی خوشی ہوئی۔ کھائیے اور حظ اٹھایئے یہ سب آپ ہی کا مال ہے۔ ہم تو صرف آپ کے خادم ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر ہمارے لئے خوشی اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ آپ جیسے بزرگ ہمارے ہاں قدم رنجہ فرمائیں۔ اس پر وہ تینوں لڑکے نہایت خوش ہوئے۔ جب زمیندار نے سمجھا۔ کہ میرا جادو چل گیا ہے۔ تو اس نے سید کے لڑکے کو الگ لے جا کر کہا۔

آپ تو سید ہیں

اور ہمارے پیروں کی اولاد ہیں۔ اس لئے ہمارا مال سب آپ ہی کا ہے۔ پھر آپ آلِ رسول بھی ہیں۔ اللہ اللہ آپ کی کیا شان ہے۔ ہمارے پاس تو جو کچھ ہے۔ وہ سب آپ کا ہے۔ اور آپ کو بھلا ہمارے مال کے استعمال کے لئے اجازت طلب کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ آپ جب چاہیں۔ اور جو چیز چاہیں۔ بڑی خوشی سے لے سکتے ہیں۔ اس کے بعد زمیندار نے مولوی کے لڑکے کو الگ بلایا۔ اور کہا آپ

دین کی خدمت

کرتے ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم آپ کی خدمت کریں۔ جب آپ دین کے ہر قسم کے معاملے میں ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔ تو ہم بھلا ایسے ہو سکتے ہیں۔ کہ آپ کی خدمت میں لیت و لعل کریں۔ مگر اس تیسرے آدمی کا کیا حق تھا۔ کہ اس طرح بغیر پوچھے میرے باغ میں سے پھل کھاتا؟ چونکہ زمیندار نے ان دونوں کی انتہائی تعریف کی تھی۔ اس لئے ان دونوں نے کہا۔ آپ نے بات تو نہایت معقول کی ہے۔ واقعی اس کا کوئی حق نہ تھا۔ کہ اس طرح آپ کے باغ میں داخل ہوتا۔ زمیندار نے کہا۔ اگر میری بات معقول ہے۔ تو آپ آلِ رسول ہیں۔ اور یہ مولوی صاحب کے فرزند ہیں۔

میری دادرسی کیجئے

اس پر ان دونوں نے اور زمیندار نے مل کر اس تیسرے کو درخت کے ساتھ باندھا۔ اور خوب پیٹا۔ ساتھ ہی زمیندار یہ بھی کہتا جاتا۔ تمہارا کیا حق ہے۔ کہ اس طرح میرے باغ میں بغیر پوچھے گھس جاؤ۔ یہ تو آلِ رسول ہیں۔ اور یہ مولوی صاحب کے بیٹے ہیں۔ تم کون ہو۔ ان کا تو سب کچھ اپنا تھا۔ اور یہ جب چاہیں باغ میں آ سکتے ہیں۔ مگر تمہارا کیا حق تھا۔ کہ اس طرح باغ اجاڑتے۔ زمیندار جب اچھی طرح اس کو سزا دے چکا۔ تو سید کے لڑکے کو الگ لے گیا۔ اور کہا شاہ صاحب آپ تو آلِ رسول ہیں۔ اور ہمارے پیر و بزرگ ہیں۔ مگر اس

مولوی کے لڑکے کو کیا حق

پہنچتا ہے۔ ہم آپ کے تو ہر طرح غلام ہیں۔ مگر اس کا حق نہ تھا۔ کہ اس طرح باغ میں گھس آتا۔ بھلا وہ آپ کی شان کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ کجا سید! کجا امتی! سید زادے نے جب اپنی تعریف سنی۔ تو بہت خوش ہوا۔ اور کہا بالکل ٹھیک ہے۔ بھلا اس کا کیا حق ہے۔ کہ آپ کے باغ میں بلا اجازت داخل ہو۔ زمیندار نے کہا۔ اگر ٹھیک ہے۔ تو میری حق رسی کرو غرض ان دونوں نے مل کر مولوی کے لڑکے کو بھی درخت سے

باندھ دیا اور خوب پیٹا

زمیندار اس کو پیٹتا جاتا تھا۔ اور کہتا جاتا تھا۔ بے شرم تجھے ذرا شرم نہ آئی کہ تمہارا باپ دوسرے لوگوں کو مسئلے بتا بتا کر ایسے کاموں سے منع کرتا ہے۔ اور تو بلا اجازت پھل کھانے کے لئے میرے باغ میں گھس آیا۔ اب زمیندار نے دل میں سوچا۔ کہ دو جوان تو باندھے جا چکے ہیں۔ اب یہ اکیلا بے چارا کیا کر سکتا ہے۔ اس نے عامی اور مولوی کے لڑکے کو باندھنے کے بعد سید کو بھی

گردن سے پکڑ لیا

کہا خبیث! کیا آلِ رسول کے اس قسم کے افعال ہوتے ہیں۔ اس کو بھی اس نے خوب مارا یہ درحقیقت ایک مثال ہے اس امر کی کہ جب تمہارے کسی ہمسائے پر مصیبت آ جائے تو تم یہ نہ سمجھو کہ یہ مصیبت صرف ہمسائے پر ہی ہے۔ اور تم پر ابھی نہیں آئی۔ آج جو مصیبت تمہارے ہمسائے پر آئی ہے۔ وہ کل تم پر بھی آ سکتی ہے۔ یہ مثال جو میں نے بیان کی ہے۔

اس میں یہ سبق ہے

کہ ایسے وقت میں سب مصیبت زدوں کو اختلافات اور تنازعات چھوڑ کر اکٹھے ہو جانا چاہیئے۔ ورنہ دشمن تمہیں ایک ایک کر کے نہایت آسانی کے ساتھ تباہ کر دیگا۔ اس مثال میں زمیندار کا ان تینوں کو مارنا ظلم تو نہ تھا۔ بہرحال مظلوم کے مقابلہ کا سوال تھا۔ اور اس نے یہ کام اپنی ہوشیاری اور عقلمندانہ تجویز سے سرانجام دے لیا۔ مگر کیا وجہ ہے کہ سارے مظلوم اکٹھے نہ ہو جائیں۔ اگر کوئی ایک قوم مصیبت میں مبتلا ہو۔ تو دوسری کو یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ مصیبت صرف اسی پر ہے اور ہم اس سے محفوظ ہیں۔ بلکہ وہ سمجھے کہ آج نہیں تو کل یہ مصیبت ہم پر بھی ضرور آئے گی۔ اور ایسے موقع پر ایک دوسرے کے ساتھ سب کے دلوں میں۔ ہمدردی کا جذبہ ابھر آنا چاہیئے۔ اور ہر ایک کو اپنی اپنی ذمہ واری سمجھنی چاہیئے کیا تم خیال کر سکتے ہو۔ کہ تمہارے

ہمسائے کے گھر میں آگ

لگی ہوئی ہو۔ تو تمہارا گھر اس سے محفوظ رہ سکے گا۔ ہرگز نہیں اگر تم اپنے ہمسائے کے گھر میں لگی ہوئی آگ نہ بجھاؤ گے۔ تو تھوڑی دیر نہیں گزریگی۔ کہ تمہارا اپنا گھر بھی نذر آتش ہو جائیگا۔ اس لئے لوگوں کو چاہیئے کہ جب اس قسم کے واقعات پیش آئیں سب کے سب مظلوم اکٹھے ہو جائیں۔ اور آپس کے تنازعات اور مناقشات کو بالائے طاق رکھ دیں جب دشمن دیکھے گا۔ کہ

سارے مظلوم

اکٹھے اور یک جان ہو گئے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی مدد کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار بیٹھے ہیں۔ تو وہ تم میں سے کسی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔ اور کبھی تم پر حملہ آور ہونے کی جرأت نہ کر سکے گا۔ جب دشمن دیکھے کہ میں نے ایک کے منہ پر تھپڑ مارا تھا۔ مگر اس سے میں نے ہزاروں اور لاکھوں کو غصہ دلایا ہے۔ اور

کروڑوں کی آنکھوں میں

خون اتر آیا ہے۔ تو وہ سہم جاتا ہے۔ اور دوسری دفعہ کسی پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا۔ لیکن جب دشمن یہ دیکھے کہ میں نے ہزاروں کو مارا اور پیٹا ہے۔ مگر دوسروں کے اندر اپنے ساتھی کے لئے جذبہ ہمدردی پیدا نہیں ہوا۔ تو وہ سمجھ جاتا ہے۔ کہ یہ سارے بیوقوف ہیں۔ اور ان کو تباہ کر دینا ذرا بھی مشکل کام نہیں۔ اس وقت بہار کے مظلومین کے ساتھ ہمدردی کرنا گویا اپنے ساتھ ہمدردی کرنا ہے۔ مظلوم کی مدد اسکو مظالم سے بچاتی ہے۔ مگر ساتھ ہی ظالم کے ہاتھ کو بھی روکتی ہے۔ ہماری جماعت پر خدا تعالیٰ کے ساتھ اخلاص کا تعلق رکھنے کے علاوہ یہ بھی فرض ہے کہ

شفقت علیٰ خلق

کا نمونہ دکھائے۔ یہ ایک ایسا فرض ہے جو ہر مومن کے لئے ادا کرنا ضروری ہے۔ اور جس طرح نماز اور روزہ وغیرہ اپنی اپنی جگہ اہمیت رکھتے ہیں۔ اسی طرح یہ فرض بھی نہایت اہم ہے۔ پس ہماری جماعت میں سے

جو ڈاکٹر فارغ ہوں

وہ جلد از جلد اپنے نام پیش کریں۔ تاکہ ان کو وفد کی صورت میں مصیبت زدگان کی امداد کے لئے بھجوایا جا سکے۔ وہاں پندرہ یا بیس دن صرف ہوں گے۔ اور اسی طرح تھوڑے دنوں میں ہی وہ کام کر کے واپس آ سکتے ہیں اگر کسی ڈاکٹر کو جلسہ سالانہ میں شمولیت کا خیال ہو۔ تو جلسہ سالانہ میں ابھی پورے بیس دن باقی ہیں۔ اور یہ کافی وقفہ ہے۔ وہ اپنے کام کو سرانجام دیکر جلسہ سالانہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ جلسہ میں نہ بھی آ سکیں تو انہیں ان کے اس کام کا اتنا ہی ثواب ملیگا۔ جتنا کہ جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر مل سکتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جلسہ سالانہ کا مقام ایک مذہبی مقام ہے اور اس میں شمولیت ہر احمدی کے لئے فرض ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

1138

لیکن اس قسم کی خدمت کے موقعہ پر جلسے کو قربان بھی کیا جاسکتا ہے۔ اور یہ کام جلسے میں ہی شامل سمجھے جائیں گے۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف سے ان لوگوں کو وہی ثواب ملے گا۔ جو جلسے میں شامل ہو کر وہ حاصل کر سکتے ہیں۔ ان کا ثواب کسی صورت میں کم یا ضائع نہیں ہوگا۔ میں نے اندازہ لگایا ہے کہ اس وقت ہماری جماعت میں

اڑھائی تین سو

کے قریب ڈاکٹر ہیں۔ جن میں سے اکثر اس وقت فوج میں ملازم ہیں۔ کچھ پنشن پا کر واپس لوٹ چکے ہوں گے۔ اور کئی رخصت پر گھر آئے ہوئے ہوں گے۔ اور کئی ابھی تک مستقل ملازمت میں ہوں گے۔ اور کئی ایسے بھی ہونگے جو اس وقت فوج سے فارغ ہو چکے ہیں۔ اور کسی اور کام کی تلاش یا انتظار میں ہیں۔ ایسے تمام دوستوں کو

دین کی خدمت

میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ اور کسی قسم کی کمزوری نہیں دکھانی چاہیئے۔ شاید خدا آئندہ ان کے لئے بہتر سامان پیدا کر دے۔ جو شخص دوسرے کی مصیبت میں کام آئے۔ اللہ تعالےٰ اس کے کام کو ضائع نہیں کیا کرتا۔ ایسے جتنے بھی لوگ ہیں۔ اور وہ زیادہ سے زیادہ جتنے عرصہ کے لئے بھی اپنی خدمات پیش کر سکتے ہیں۔ وہ جلد سے جلد مرکز میں اطلاع دیں۔ جو قادیان کے اندر رہتے ہیں وہ خود آکر

اپنا نام پیش کریں

اور جو قادیان سے باہر رہتے ہیں۔ وہ تار یا خط کے ذریعہ سے مجھے اطلاع بھیجیں۔ تاکہ جس قدر جلد ہو سکے۔ وہ اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کے کام آسکیں۔

اس کے بعد میں دوستوں کو

جلسہ سالانہ

کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جلسہ سالانہ اب بالکل قریب آگیا ہے۔ اور اس کے لئے قادیان میں بھی اور بیرونجات میں بھی ہر قسم کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ بیرونی جماعتوں کے دوست جلسہ پر قادیان آنے کی تیاریوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اور قادیان کے دوست جلسہ کے مہمانوں کی مہمان نوازی کے انتظام میں ہمہ تن مصروف ہوں گے۔ اور مصروف ہیں۔ میں بیرونی جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ جلسہ سالانہ ایک ایسا

اہم موقعہ

ہے۔ جس کو بلاوجہ ضائع کر دینا خدا کی نگاہ میں نہایت ناپسندیدہ امر ہے۔ اور سوائے ایسے ضروری اور اہم کاموں کے جن کو کسی طرح سے بھی چھوڑا نہیں جا سکتا۔ فراغت حاصل کر کے اس موقعہ پر شامل ہونے کی ضرور کوشش کی جائے۔ ابھی تک تو اس بارے میں معلوم نہیں ہو سکا۔ مگر ممکن ہے۔ کہ اس سال ریل کے سفر میں پہلے سے

زیادہ سہولتیں

میسر آسکیں۔ اور دوستوں کو وہ تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔ جو پچھلے تین چار سال متواتر اٹھانی پڑتی رہی ہے۔ کیونکہ اب جنگ کو ختم ہوئے ایک سال سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ اور ریلوے کے محکموں کو پہلے سے بہت زیادہ ریل کے سامان مہیا کئے جا رہے ہیں۔ کوئلہ بھی کافی مقدار میں مل رہا ہے۔ اور گاڑیاں بھی پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہوگئی ہیں۔ ریلوے انجن بھی کافی تعداد میں نئے آچکے ہیں۔ ادھر ریل کی فوجی ضرورتیں بھی کم ہوگئی ہیں۔ اس لئے عین ممکن ہے۔ کہ پہلے چند سالوں کی نسبت اس دفعہ ریل کے سفر میں بہت زیادہ سہولت ہو۔ اور دور دور سے آنے والے دوستوں کو زیادہ مشقت اور تکلیف نہ برداشت کرنی پڑے۔ پھر یہ بھی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس دفعہ

قادیان آنے والی گاڑیوں میں

بھی زیادتی ہو۔ اور اگر زیادتی نہ بھی ہو۔ تو پھر بھی بٹالہ سے قادیان یا امرتسر سے قادیان تک کوئی اتنا لمبا سفر نہیں جس میں اگر تھوڑی بہت تکلیف اٹھانی پڑے۔ تو نہ اٹھائی جا سکے۔ اور اگر دوستوں کو اوپر والے تختوں پر یا نیچے فرش پر بیٹھ کر سفر کرنا پڑے۔ تو وہ نہ کر سکیں میں نے تو دیکھا ہے۔ کہ لوگ دنیوی تماشوں پر پہنچنے کے لئے یا میلوں پر جانے کے لئے

ریل کے باہر لٹک کر

یا چھتوں اور بفر وغیرہ پر بیٹھ کر سفر کرتے ہیں۔ اور کافی عرصہ تک ریلوں میں تنگی کی وجہ سے ایسا ہی ہوتا رہا۔ آخر گورنمنٹ کو مجبور ہو کر قانون بنانا پڑا۔ کہ چھتوں پر یا ڈنڈا پکڑ کر باہر لٹک کر سفر کرنا جرم ہے۔ ورنہ اس قانون کے بننے سے پہلے لوگوں نے اس کو نہیں چھوڑا۔ اور وہ برابر سفر کرتے رہے۔ اور اب تک بھی بعض دلیر آدمی کرتے رہتے ہیں۔ جب

دنیوی کاموں کے لئے

اور غیر ضروری کاموں کے لئے لوگ اتنی تکلیف برداشت کر سکتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ دینی ضروریات کے لئے اور ایک نہایت اہم موقعہ پر پہنچنے کے لئے ہماری جماعت کے لوگ ریل کے اندر اوپر والے تختوں پر بیٹھ کر یا نیچے فرش پر بیٹھ کر سفر نہیں کر سکیں گے۔ دینی ضرورتوں کے لئے تو جتنی بھی تکلیف برداشت کی جائے۔ اتنا ہی زیادہ ثواب ملتا ہے۔ پس

بیرونی جماعتوں کو چاہیئے

کہ جہانتک ممکن ہو سکے۔ خود بھی جلسہ سالانہ پر آئیں۔ اور زیادہ سے زیادہ غیر احمدیوں کو بھی اپنے ہمراہ لائیں۔ مگر وہ غیر احمدی ایسے ہونے چاہئیں۔ جو سنجیدگی سے دین کے معاملات میں غور کرنے والے ہوں۔ اور اپنے دلوں میں خدا کا خوف رکھتے ہوں۔ کیونکہ صرف وہی لوگ صداقت کو قبول کر سکتے ہیں جو اپنے دلوں میں خدا کا خوف رکھتے ہوں۔ اور ایمانداری اور سنجیدگی سے غور کرنے کے عادی ہوں۔ یہ اور بات ہے۔ کہ وہ بعض مسائل میں ہمارے ساتھ اختلاف رکھتے ہوں۔ یہ اور بات ہے۔ کہ کسی وجہ سے احمدیت ان کی سمجھ میں نہ آسکی ہو۔ یہ اور بات ہے۔ کہ وہ احمدیت کے رستے میں روڑے اٹکانے والے ہوں۔ لیکن اگر وہ

شرافت اور ایمانداری

سے سنجیدگی کے ساتھ اور خدا کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اس معاملے پر غور کریں۔ تو مجھے یقین ہے۔ کہ وہ صداقت کو قبول کر لیں گے۔ اگر وہ اس لئے ہمارے مخالف ہوں۔ کہ وہ اپنے دلوں میں اچھی طرح سمجھتے ہوں۔ اور یقین رکھتے ہوں۔ کہ احمدیت کا رستہ صحیح نہیں ہے۔ اور وہ دھوکہ دہی اور فریب سے کام نہ لیتے ہوں۔ یعنی باوجود یہ جان لینے کے کہ

احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے

اور ہم غلط راستہ پر جا رہے ہیں۔ وہ پھر بھی ضد اور تعصب کی وجہ سے صداقت کا انکار نہ کرتے ہوں۔ تو ایسے لوگ صداقت سے خالی نہیں ہو سکتے۔ اور اگر وہ تھوڑا بہت بھی غور کریں۔ تو صداقت ان کی سمجھ میں آسکتی ہے۔ بعض اوقات احمدی دوست جلسہ سالانہ پر اپنے ساتھ آوارہ مزاج اور غیر شریفانہ چال چلن کے لوگوں کو لے آتے ہیں۔ مگر ایسے لوگ سوائے اس کے کہ کوئی شرارت کریں۔ یا احراریوں سے مل کر کوئی پروپیگنڈا کرتے پھریں۔ یا ان سے کہتے پھریں۔ کہ احمدی ہمیں دھوکہ دے کر اپنے ساتھ لے آئے ہیں۔ ایسے آدمیوں سے اور کیا امید ہو سکتی ہے۔ پس اس قسم کے اوباشوں کو ہمراہ لانا بے فائدہ ہے۔ اور مومن کا روپیہ ضائع نہیں ہونا چاہیئے۔ اور کہیں

بے فائدہ کاموں پر

خرچ نہیں ہونا چاہیئے۔ اپنے ساتھ ایسے آدمی کو لاؤ جو خواہ ہمارا دشمن ہی ہو۔ مگر سچائی اور حقیقت کے ساتھ محبت رکھتا ہو۔ وہ کتنا بھی شدید دشمن کیوں نہ ہو۔ صداقت کو دیکھ کر اس سے انحراف نہیں کر سکتا۔ اور کچھ بھی ہو جائے۔ وہ ضرور صداقت کو قبول کرتا ہے پس ایسیوں کو ساتھ لاؤ۔ اور دیکھو کہ کس طرح خدا قلوب کو پھیرتا اور انہیں روشنی عطا فرماتا ہے۔

اس کے بعد میں

قادیان کے دوستوں کو

بھی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ جلسہ کے ایام میں مختلف کی سرانجام دہی کے لئے زیادہ سے زیادہ اپنے کو پیش کریں۔ یہ تکلیف تو بہرحال دوستوں کو برداشت کرنی ہی پڑتی ہے۔ اور یہ کسی صورت میں بھی معاف نہیں کی جا سکتی۔ جلسہ سالانہ کی ترقی کا یہ حال ہے۔ کہ ہر سال شامل ہونے والے دوستوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ مگر ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی غفلت کی وجہ سے اس مہمان نوازی کے ثواب سے محروم نہ رہ جائیں۔ جلسے کی رونق تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہر سال بڑھتی ہی چلی جائیگی۔ اور ہر نیا سال نئے اضافہ کا موجب بنتا چلا جائیگا۔ مگر آپ لوگوں کو یہ خدمات کسی صورت میں معاف نہیں کی جا سکتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جوں جوں جلسہ سالانہ کی تعداد میں زیادتی ہوتی چلی جائے گی۔ توں توں

تمہاری ذمہ واریاں

بھی بڑھتی جائینگی۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ دوست اپنی خدمات جلسہ کے ایام کیلئے وقف کریں اب تو کالج بھی قائم ہو چکا ہے اور سو سے اوپر لڑکا کالج میں تعلیم پاتا ہے ان میں سے اگر غیر احمدی اور سکھ نکال دئے جائیں تو بھی ایک سو پچاس کے قریب لڑکے ایسے ہو سکتے ہیں جو جلسے کے ایام میں اچھے کارکن بن سکیں گے۔ اسی طرح

ہائی سکول میں

اسوقت سترہ سو کی تعداد میں لڑکے تعلیم پا رہے ہیں اگر ان میں سے چھوٹے بچوں کو نکال دیں۔ تو آٹھ سو کے قریب کارکن وہاں سے مل سکتے ہیں۔ اسی طرح

مدرسہ احمدیہ اور جامعہ والے

سو کے قریب کارکن دے سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ واقفین میں سے اور پیشہ وروں اور دوکانداروں میں سے بھی کارکن لئے جاسکتے ہیں آخر وہ سال بھر اپنے دنیوی کاموں میں مشغول رہتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ وہ دو چار دن دینی کاموں میں حصہ نہ لے سکیں۔ اس لئے قادیان والوں کا یہ فرض ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے آپ کو جلسہ سالانہ میں کام کرنے کے لئے پیش کریں اور

دو چار دن

سلسلہ کی خدمت اور مہمانوں کی مہمان نوازی کے لئے وقف کریں اس وقت قادیان میں چودہ ہزار کے قریب آبادی ہے اگر اس میں سے بچوں عورتوں اور ایسے لوگوں کو نکال دیا جائے

جو کام کرنے کے قابل نہیں ہیں تو چھ ہزار کے قریب کارکن مل جانا چاہیئے آخر یہ کام اتنا سخت تو نہیں کہ وہ نہ کر سکتے ہوں اس میں نہ تو فوجی پریڈ ہے اور نہ ہی زیادہ محنت کا کام ہے

دوسری طرف میں کام کرنیوالوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ میں نے گذشتہ سال سے تو بوجہ ان ایام میں بیمار رہنے کے تجربہ نہیں کیا البتہ اس سے پہلے میں نے تجربہ کیا تھا کہ

جلسہ کے ایام

میں بہت سا کھانا غفلت سستی اور لاپرواہی کی وجہ سے ضائع چلا جاتا ہے اور یہ صرف مقامی آدمیوں کی بدانتظامی کی وجہ سے ہوتا ہے کہ کھانا محلوں اور گلیوں میں پھیل جاتا ہے۔ دین کا سچا خدمتگذار وہی کہلا سکتا ہے جو خدمت دین بھی کرے اور کھانا بھی اپنے گھر سے کھائے جو شخص مزدوری کے بدلے میں دین کی خدمت کرے۔ وہ حقیقی خدمت نہیں کہلا سکتی۔ اور نہ ایسا شخص اعلےٰ ثواب کا حقدار ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر اس کی خدمت نہایت اعلےٰ قسم کی ہوں اور وہ مزدوری بھی لے لیوے تو گو اسے ثواب مل جائے گا۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مزدوری لے کر خدمت کرنے سے ثواب کم ہو جائے گا۔ چاہے وہ مزدوری پیسے کی شکل میں ہو یا روٹی کی صورت میں ہو۔ اس طرح وہ اتنے

ثواب کا مستحق نہیں

جتنا ثواب کہ اس کو اس حالت میں مل سکتا تھا کہ وہ دین کی خدمت بھی کرتا اور مزدوری بھی نہ لیتا۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ قادیان کے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ کھانے کا انتظام اپنے گھر میں کریں یا اگر وہ ان جلسہ کے ایام میں سلسلہ پر بھی یہ بوجھ ڈالنا چاہتے ہوں تو وہ جلسہ سالانہ کے چندہ کے علاوہ بصورت نقد یا بصورت جنس علیحدہ چندہ داخل کریں تاکہ ان کی خدمت خدا کے گھر میں مزدوری کے بدلہ میں نہ شمار ہو اگر وہ اس طرح کام کریں کہ سلسلہ کے کام کو اپنا کام سمجھیں تو اس کے لئے بہت بڑے انتظام کی ضرورت ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بات بھی ہے کہ اگر اس کام کو

محنت اور دیانتداری

سے سرانجام دیا جائے تو سلسلہ کا ہزاروں ہزار روپیہ بچ سکتا ہے۔ میں منتظمین کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس انتظام کے لئے ایک خاص محکمہ بنایا جائے جس کا کام یہ ہو کہ وہ کھانے کی پرچی حاصل کرنیوالوں کے ساتھ اپنا ایک آدمی بھیج کر اس بارے میں تسلی کر لیا کرے کہ پرچی حاصل کرنے والوں نے جتنے آدمیوں کی پرچی لی ہے۔ واقعی ان کے گھر میں اتنے آدمی موجود ہیں۔ کھانا صحیح آدمیوں کی تعداد پر ملنا چاہیئے۔ نہ کہ فی کس مدتی کے حساب سے اس میں قانونی سچ بنانے کی بہت گنجائش ہوتی ہے حالانکہ سچ ایک مستقل شے ہے اور اس کی حفاظت ضروری ہے قانونی سچ جھوٹ کے راستہ کھولتا ہے اور اس محکمہ کو بہت زیادہ مضبوط کرنا چاہیئے۔ اس محکمہ کا یہ بھی کام ہو کہ کوئی شخص

کھانے کو ضائع نہ کرے

اور ہر شخص لنگر سے اتنا کھانا حاصل کرے جتنی کی اس کو ضرورت ہو۔ کیونکہ اگر وہ ضرورت سے زیادہ حاصل کرے گا تو لازماً فالتو کھانا ادھر ادھر تقسیم ہوگا سب سے آخر میں میں

مکانوں کی دقت

کے بارے میں کچھ باتیں کہنا چاہتا ہوں قادیان میں کئی سالوں سے عمارتی سامان نہ مل سکنے کی وجہ سے نئے مکان نہیں بن رہے ادھر بعض لوگوں نے جنگ کے ایام میں اپنے رشتہ داروں اور خاندانوں کو قادیان میں بھیج دیا تھا جو ابھی تک قادیان میں ہی رہتے ہیں اس لئے مکانوں کے بارے میں سخت دقت پیش آ رہی ہے۔ مگر باوجود اس دقت کے جلسہ سالانہ کے

مہمانوں کے لئے

مکانوں کا انتظام کرنا ہمارا فرض ہے اور اس کے لئے ہمیں جس قدر بھی تکلیف برداشت کرنی پڑے ہم ضرور کریں گے اس بارے میں میں پہلی نصیحت تو یہ کرتا ہوں کہ قادیان کے سب دوست جلسہ کے ایام میں دو چار دنوں کے لئے تکلیف اٹھا کر اپنے مکانوں کا زیادہ سے زیادہ حصہ مہمانوں کے لئے خالی کر دیں اور اپنے دو چار دن کے آرام کے لئے سلسلہ کو بدنام نہ کریں آخر اس قسم کے مصائب اور تکالیف لوگوں پر آتی ہی رہتی ہیں اور یہ مصائب بلکہ اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر مصائب بہار کے ہزاروں ہزار مظلوموں پر آئے اور ان لوگوں کو جن تکالیف کا سامنا کرنا پڑا اور جو مصیبت انہوں نے گذشتہ ایام میں دیکھی ہے تم اس کا

تصور بھی نہیں کر سکتے

مگر جو شخص خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنی مرضی سے دکھ برداشت کرتا ہے۔ وہ بہت زیادہ ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ اور جو جبر سے کرتا ہے وہ اپنے ثواب کو خود کم کرنے کا موجب بنتا ہے۔ بہار کے وہ لوگ جو مہینوں سے سخت سردی میں باہر سونے کی تکالیف برداشت کر رہے ہیں۔ وہ بھی آخر انسان ہی ہیں وہ بیچارے جنگلوں میں

بغیر مکانوں اور بغیر کپڑوں کے

گذر اوقات کر رہے ہیں۔ مگر آپ لوگوں کو یہ نہیں کہا جاتا کہ آپ جنگل میں نکل جائیں اور مہمانوں کے لئے مکان خالی چھوڑ دیں۔ بلکہ یہ کہا جاتا ہے کہ جن دوستوں کے پاس تین کمرے ہوں وہ ایک کمرہ اپنے پاس رکھیں اور دو کمرے مہمانوں کی خاطر خالی کر دیں اور جن دوستوں کے پاس چار کمرے ہوں وہ دو یا تین کمرے مہمانوں کے لئے خالی کر دیں اور ایک یا دو اپنے پاس رکھیں اسی طرح تمام دوست جتنی زیادہ مکانیت مہمانوں کے لئے خالی کر سکتے ہوں کر دیں بہار کے مصیبت زدگان لوگ تو جنگل میں پڑے ہیں اور ان پر جو عذاب نازل ہوا ہے وہ ان کی اپنی غفلت اور کوتاہی کے نتیجہ میں ہوا بلکہ

ہمسایوں کی شقاوت قلبی

کے نتیجہ میں ہوا ہے لیکن اگر آپ لوگ سلسلہ کے مہمانوں کی خاطر صرف دو چار دنوں کے لئے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالینگے تو چونکہ آپ اپنی مرضی سے ایسا کرینگے آپ کو بہت زیادہ ثواب حاصل ہوگا اور اتنی تکلیف بھی نہیں پہنچ سکتی جتنی ان لوگوں کو پہنچی ہے اور پہنچ رہی ہے پس تمام دوستوں کو چاہیئے کہ جتنا زیادہ وہ سمٹ سکتے ہوں اتنا سمٹیں اور زیادہ سے زیادہ جگہ مہمانوں کے لئے خالی کر دیں۔ مگر اس کے باوجود بھی سمجھا جاتا ہے کہ

مکان پورے نہیں ہو سکینگے

اس کے ساتھ ہی یہ بھی تکلیف ہے۔ کہ کچھ لوگ بہار کے علاقے سے آنے شروع ہو گئے ہیں حالانکہ یہ ان کی سخت غلطی ہے ان کو چاہیئے تھا کہ جب تک کوئی فیصلہ نہ ہو جاتا۔ وہ اپنے مرکز کو نہ چھوڑتے اس طرح اپنے مرکز کو چھوڑ دینا سخت غلطی ہوتی ہے چنانچہ کل اور آج کوئی تیس اور چالیس کے قریب آدمی آ چکے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

1139

یاد رہے ہیں ان کے لئے بھی جگہ نکالنی پڑیگی۔ اس کے علاوہ خدا کے فضل سے مہمانوں میں ہر سال زیادتی ہوتی جا رہی ہے۔ اس لئے سب دوستوں کا فرض ہے کہ مہمانوں کی زیادتی کے ساتھ ساتھ وہ

اپنے مکانوں کی قربانی

پیش کریں۔ جو مخلص ہیں وہ تو کریں گے اور جو غیر مخلص ہیں ان پر میرا اختیار نہیں۔ اس کے علاوہ منتظمین کو چاہیئے کہ وہ سو ڈیڑھ سو کے قریب خیموں کا بھی انتظام کریں۔ اور کوئی مناسب جگہ منتخب کر کے خیمے لگا دیئے جائیں مگر چونکہ خیمے لگانے کے باوجود بھی مشکل پیش آئے گی اور ممکن ہے اتنے خیمے مل بھی نہ سکیں۔ اس لئے دوسری صورت یہ ہے کہ قادیان کے محلوں میں جو خالی جگہیں پڑی ہوئی ہیں اور جو ایسی ہیں کہ اگر چور وغیرہ آ جائیں تو وہ آسانی سے بھاگ سکتے ہیں وہاں اس قسم کے

کچے مکانات

تیار کرا دیئے جائیں جس قسم کے عام طور پر دیہات میں ہوتے ہیں۔ اور ایسی تمام زمینوں میں جن سے ان کے مالک فائدہ نہ اٹھا رہے ہوں کچی دیواریں بنا کر اور اوپر پھوس ڈال کر مکانات تیار کر لئے جائیں۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ دیواریں بہت اونچی ہوں چھوٹی دیواریں بھی کام دے سکتی ہیں۔ مگر یہ کام جس قدر جلد ہو سکے سرانجام دیا جائے۔ تاکہ ایسے لوگ جو مہمان آ رہے ہیں یا مصیبت زدہ ہیں۔ اور اس کے علاوہ جلسہ سالانہ پر آنے والے ہیں ان مکانات سے فائدہ اٹھا سکیں مگر

یہ کام ہمت اور محنت چاہتا

ہے۔ اگر قادیان والے وقت کی قربانی کر کے ہمت اور محنت سے کام کریں تو بہت جلد مکانات تیار کئے جا سکتے ہیں۔ (اس خطبہ سے دو دن پہلے صدر انجمن کے ناظروں کو بلا کر ہدایت کر دی تھی مگر ہنوز روز اول کا معاملہ ہے انجمن اب تک سو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہم لوگوں پر رحم فرمائے) اور جو طریق دیہات کے لوگ استعمال کرتے ہیں وہی طریق اگر یہاں بھی استعمال کیا جائے تو جلسہ تک بیسیوں مکانات تیار کئے جا سکتے ہیں۔ دیہات والے عموماً پانی دے کر زمین

کو نرم کر لیتے ہیں۔ اور پھر جہاں دیواریں بنانی مقصود ہوں اس کے آس پاس سے کسیوں سے مٹی کھودتے جاتے ہیں۔ اور دیواریں بنانی شروع کر دیتے ہیں اور

دو ہی دن میں چھوٹا سا مکان

تیار ہو جاتا ہے۔ دیہات والوں کو تو مزدوروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ان کا تھوڑا بہت خرچ آتا ہے۔ مگر قادیان کے لوگ بغیر کچھ خرچ کئے خود اپنی ہمت اور محنت کے ساتھ کام کر سکتے ہیں۔ اور ایک ہفتہ کے اندر اندر بیسیوں مکانات تیار ہو سکتے ہیں۔ جب چار دیواری مکمل ہو جائے تو اس پر پھوس اور بانس ڈالے جا سکتے ہیں۔ یا پھوس نہ ملے تو درختوں کی شاخیں ڈالی جا سکتی ہیں۔ اور اگر کسی نے آئندہ جلدی قادیان میں اپنا مکان بنانا ہو تو وہ دروازے لگالے۔ ورنہ دروازے لگانے کی بجائے بانس کے کھڑکے لگائے جا سکتے ہیں۔ اگر اس قسم کے مکانات تیار ہو جائیں تو سینکڑوں اور ہزاروں مہمان ان میں سما سکتے ہیں۔ میں نے کل بھی منتظمین کو اس بارہ میں توجہ دلائی تھی اور آج پھر توجہ دلاتا ہوں کہ یہ کام جس قدر جلد ہو سکے شروع کر دیا جائے اور اس میں ہرگز تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔ تاکہ یہ مکانات جلسہ کے دنوں میں کام آ سکیں۔ اس کام کے لئے اگر قادیان میں خالی پڑی ہوئی زمینیں ناکافی ہوں تو ایک اور صورت بھی ہو سکتی ہے کہ شرقی جوہڑ کے بالمقابل جو زمینیں احمدیوں کی ہیں ان سے ایک یا دو سال وہ زمینیں مقاطعہ پر لی جا سکتی ہیں۔ اور میرا خیال ہے وہ اس سے انکار بھی نہیں کریں گے۔ اور اس پر اگر کچھ خرچ بھی کرنا پڑے تو کرنا چاہیئے۔ کیونکہ فرض کرو اس کام پر

پانچ سات ہزار روپیہ

خرچ ہو جائے۔ تو اتنا روپیہ تھوڑے عرصہ میں کرایہ کا ہی نکل آئے گا۔ اور مہمانوں کے لئے کافی جگہ نکل آئے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان میں ہزاروں ہزار مہمان ٹھہر سکتے ہیں۔ بے شک وہ مکانات کچے ہوں گے۔ مگر جو مہمان جلسے کے ایام میں نیچے بستر لگاتے ہیں۔ ان کو اس میں کیا اعتراض ہو سکتا ہے کہ مکانات

کچے ہیں۔ آخر مدرسہ احمدیہ میں ہر سال مہمان ٹھہرتے ہیں وہ مکان بھی تو کچے ہی ہیں۔ پھر مہمان خانہ میں ہمیشہ مہمان ٹھہرتے ہیں وہ مکان بھی کچے ہیں۔ اور مہمانوں کو ان مکانوں میں ٹھہرانے کی اصل غرض تو یہی ہے کہ وہ رات کی سردی سے بچ سکیں۔ اور سرد ہوا لگنے سے بیماری نہ پیدا ہو۔ آخر دیہات کے لوگوں کے مکانات کچے ہی ہوتے ہیں اور

لاکھوں کروڑوں انسان

ان میں رہتے ہیں۔ اور دیہاتی لوگ سینکڑوں پشتوں سے کچے مکانات میں رہتے ہیں۔ اور ان کو کبھی کسی قسم کی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔ پس مہمانوں کا ایسے مکانات میں دو چار دن گذارنا چنداں مشکل نہیں ہو سکتا۔ ہم بیسیوں دفعہ باہر سیر کو جاتے ہیں تو ہمیں ایسے ہی مکانات میں ٹھہرنا پڑتا ہے مگر ہمیں ذرا بھی تکلیف نہیں ہوتی۔ ہم ایک دفعہ کشمیر گئے۔ رستے میں دریا آ گیا۔ وہاں ہمیں ٹھہرنا پڑا۔ ہم نے چاروں طرف مکان تلاش کیا مگر کوئی

اچھا مکان نہ مل سکا

آخر ایک مکان کی چھت پر ایک نہایت چھوٹی سی جگہ ملی۔ جو اسباب رکھنے والا طاقچہ تھا۔ ہم چھت پر لکڑی کی سیڑھی لگا کر چڑھے۔ تو دیکھا کہ اوپر کے کمرہ کی چھت کوئی دو ڈیڑھ فٹ اونچی ہے۔ مغرب و عشاء کی نماز کا وقت تھا۔ میں نے لازماً بیٹھ کر نماز پڑھی۔ مگر لطف یہ تھا کہ بیٹھے ہوئے بھی میرا سر چھت سے ٹکراتا تھا اور مجھے کمر جھکا کر بیٹھنا پڑتا تھا۔ پھر اس کے ایک طرف کچھ گھاس پھوس پڑا ہوا تھا۔ مگر ہم نے جس طرح ہو سکا اسی میں گذارہ کیا۔ آخر جلسہ کے لئے لوگ کیوں کچے مکانات میں گذارہ نہ کر سکیں گے۔ ہم ایک اور دفعہ پہاڑ پر گئے۔ اور ہمیں وہاں ایسی جگہ ملی کہ جہاں میں سویا تھا میرے سرہانے کی طرف کوئی

دو ہو گز کے قریب بکریاں

تھیں۔ اور کچی مینگنی پڑی ہوئی تھی۔ ہمارے ساتھ ایک نازک طبع دوست بھی تھے۔ انہوں نے کہا مجھ سے تو یہاں نہیں رہا جاتا۔ میں نے کہا اگر نہیں رہا جاتا۔ تو باہر چلے جاؤ اور سرد ہوا کھاؤ۔ ہم تو یہیں گذارہ کریں گے ہم نے اسی جگہ رات گذاری۔ اور سردی کے موسم میں ایسی جگہوں میں گذارہ کرنا ہی پڑتا ہے۔ جب ایسی جگہ گذارہ ہو سکتا ہے تو کچے مکانات میں کیوں نہیں کیا جا سکتا۔ پس قادیان والوں کو چاہیئے کہ جس قدر جلد ہو سکے یہ کام سرانجام دیا جائے اور اگر

دوست ہمت کریں

تو ایک ایک دن میں بیس بیس مکان بن سکتے ہیں۔ اور جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہے۔ دیواریں زیادہ اونچی بنانے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ چھوٹی ہی بنائی جائیں چاہیے چھ چھ فٹ اونچی ہوں۔ عورتوں کا قد عموماً سوا پانچ یا زیادہ سے زیادہ ساڑھے پانچ فٹ ہوتا ہے۔ اور مردوں کا چھ فٹ تک ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی اس سے بھی لمبا ہوگا۔ تو اس کو کسی دوسری جگہ ٹھہرا دیں گے۔ بہرحال دیواروں کی اونچائی چھ فٹ ہی کافی ہوگی کیونکہ وقت کی بچت کی بھی ضرورت ہے۔ مگر یہ کام جس قدر جلد ہو سکے سرانجام دیا جائے۔ تاکہ جلسہ پر آنے والے

دوستوں کو تکلیف

نہ ہو۔ زمینوں میں پانی دے کر اور کسیوں سے کھود کر مکان بنانے شروع کر دو۔ اگر یہ مکان تیار ہو گئے تو علاوہ اس کے کہ ان میں مہمان ٹھہر سکیں گے یا مصیبت زدہ لوگ گذارہ کر سکیں گے ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ جو زمینیں خالی پڑی ہیں۔ اور جو خالی رہنے کی وجہ سے ویسے بھی شہر کے لئے خطرناک ہیں۔ اور اگر چور آ جائیں تو وہ آسانی سے ان

کھلے میدانوں میں

بھاگ سکتے ہیں وہ خالی جگہیں پر ہو جائیں گی اور شہر کی حفاظت بھی ہوگی۔ اور مکانوں کی تنگی کی وجہ سے خصوصاً جلسہ کے ایام میں جو دقت پیش آتی ہے وہ بھی کم ہو جائے گی۔

(انشاء اللہ تعالیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپاہی کی فتحیابی

کا انحصار اس کے عمدہ ہتھیاروں میں ہی پنہاں ہے۔ چنانچہ کوئی سپاہی کتنا ہی بہادر و جاں نثار کیوں نہ ہو۔ جب تک اس کے پاس عمدہ اسلحہ نہ ہو۔ وہ اپنے دشمنوں کو ہرگز پچھاڑ نہیں سکتا۔ اسی طرح آپ کتنے ہی ماہر اور قابل معالج کیوں نہ ہوں آپ عمدہ اور مجرب ادویہ کے بغیر کسی مرض کو بھی بیخ و بُن سے ہرگز اکھاڑ نہیں سکتے اسلئے مجرب و زود اثر ادویات حاصل کرنے کے لئے صرف **طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان** کی خدمات ہی حاصل کیا کریں کیونکہ اس کی ادویات بے شمار معززین اور اطبا اور ڈاکٹر صاحبان کی رائے میں واقعی نہایت زود اثر اور یقینی فائدہ مند ہیں۔

تفسیر کبیر بھی مقابلتاً رعایتی قیمتوں پر ملے گی۔

ایک ایم بی بی ایس
انچارج ہاسپٹل ڈاکٹر صاحب

شہادت دیتے ہیں کہ میں نے آپ کی بواسیری گولیاں استعمال کیں اور خدا تعالےٰ کے فضل سے انہیں نہایت مفید پایا کہ کلی صحت ہوگئی۔ اب میں بواسیر کے مریضوں کو جو میرے پاس دوا لینے آتے ہیں طبیہ عجائب گھر قادیان کی طرف رجوع کرنیکی ہدایت کرتا ہوں۔ بواسیری گولیاں ایکماہ کا کورس آٹھ روپے۔

جناب چوہدری انور حسین خانصاحب
بی اے ایل ایل بی وکیل

تحریر فرماتے ہیں آپ کی سونے کی گولیاں بیحد مفید ثابت ہوئیں۔ مجھے پیشاب میں چونہ آنیکی شکایت تھی اور کثرت کام کی وجہ سے تھکن اور کمزوری سی محسوس ہونے لگتی تھی۔ یہ اکسیر مرکب بہت نافع ثابت ہوا سونے کی گولیاں ایک ماہ کا کورس چودہ روپے۔ دو ہفتے کا کورس ساڑھے سات روپے

طبیہ عجائب گھر (رجسٹرڈ) قادیان

دواخانہ نور الدینؓ کے مجربات معہ ترکیب استعمال

سفوف ملیّن } قبض کے لئے یہ سفوف بے حد مفید ہے۔ بغیر مروڑ کے اجابت کھل کر لاتا ہے۔ اس میں کڑواہٹ نہیں۔ بچے مرد و عورتیں سب استعمال کر سکتے ہیں۔ ترکیب استعمال۔ مقدار خوراک بڑوں کے لئے ایک ٹیبل چمچہ نصف پیالی میں حل کر کے تھوڑا سا میٹھا ڈال کر پی لیں۔ یا جو ان کی پھانک اوپر سے پانی پی لیں۔ بارہ سال سے کم عمر کے بچوں کے لئے نصف چمچہ۔ قیمت شیشی دس تولہ دو روپیہ پانچ تولہ سوا روپیہ

قرص ملیّن } یہ بے مزہ گولیاں دفعیہ قبض کے لئے بے حد مفید ہیں دائمی قبض کو دور کرتی ہیں۔ جگر کا فعل درست کرتی ہیں بخار میں بھی ان گولیوں کا استعمال مفید ہے۔ ترکیب استعمال۔ سوتے وقت دو گولیاں ہمراہ پانی استعمال کریں۔ قیمت چھ روپیہ سینکڑہ

حبّ بخار } ملیریا بخار کے لئے یہ گولیاں اکسیر کا درجہ رکھتی ہیں اس دوائی کا ہر گھر میں رہنا ضروری ہے۔ ترکیب استعمال۔ ایک گولی صبح ایک دوپہر ایک شام ہمراہ پانی

ملنے کا پتہ:- دواخانہ نور الدینؓ قادیان

اعلان عام برائے مستورات

دواخانہ نور الدینؓ قادیان کے زیر اہتمام مستورات کے علاج کا بھی انتظام ہے۔ جس کی انچارج بیگم صاحبہ صاحبزادہ حکیم عبد الوہاب صاحب عمر (طبیبہ و قابلہ) مستند طبیہ کالج دہلی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ

پر آنے والی مستورات کے فائدہ اور آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی طبی ضروریات کے لئے خانہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ میں تشریف لائیں:

مینیجر دواخانہ نور الدینؓ

دواخانہ خدمت خلق کی شہرہ آفاق ادویہ

ہمارے دواخانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے بیاض کے نسخے تیار شدہ مل سکتے ہیں - اور تمام بیاض کے نسخہ جات تیار کرائے جا سکتے ہیں
نیز ہمارے دواخانہ میں شریفی خاندان کے بیاض کے نسخے تیار شدہ مل سکتے ہیں - اور اُن کے بیاض کے نسخہ جات تیار کرائے جا سکتے ہیں

فہرست ادویہ حسب ذیل ہے!

۱- "شبا کن" ملیریا کی بہترین دوا ہے - قیمت یکصد قرص دو روپیہ ۲/

۲- "شفائی" پرانے اور باری کے بخاروں کیلئے مجرب ہے قیمت یکصد گولیاں چار روپے للعہ/ ۴

۳- "اکسیر شباب" مردانہ طاقت کیلئے بہترین دوا ہے قیمت تیس خوراک سات روپے سعہ/

۴- "زد جام عشق" بے حد مقوی اور پٹھوں کو طاقت دینے کے لئے ساٹھ گولیاں بارہ روپے عہ/ ۱۲

۵- "حبوب جوانی" مولد حیات ہے قیمت پچاس گولیاں - پانچ روپیہ صہ/

۶- "حب خند" دماغی امراض کیلئے بیحد مفید ہے قیمت یکصد گولیاں اٹھارہ روپے ۱۸

۷- "حب مروارید عنبری" اعضائے رئیسہ کیلئے بہترین دوا ہے قیمت یکصد گولیاں دس روپیہ عہ/ ۱۰

۸- "دوائی فضل الٰہی" اولاد نرینہ کے لئے قیمت مکمل کورس سولہ روپیہ ۱۶

۹- "ہمدرد لسول" اٹھرا کیلئے قیمت مکمل کورس ۲۰ فی تولہ دو روپیہ ۲

۱۰- "اکسیر جنین" اٹھرا کا بے خطا علاج قیمت فی تولہ چھ روپے ۶

۱۱- "تریاق کبیر" گھر کا ڈاکٹر یعنی فوری علاج قیمت بڑی شیشی تین روپیہ درمیانی شیشی ڈیڑھ روپیہ چھوٹی شیشی ۱۲/

۱۲- "اکسیر نزلہ" پرانے نزلہ کیلئے قیمت یکصد قرص چار روپیہ للعہ/ ۴

۱۳- "قرص پیچش" پیچش کے لئے - قیمت یکصد قرص چار روپے للعہ/ ۴

۱۴- "معجون فوفل" سیلان الرحم کیلئے قیمت پانچ تولہ دو روپیہ ۲

۱۵- "سفوف جریان" جریان کیلئے قیمت پانچ تولہ ایک روپیہ چودہ آنے ۱۴/۱

۱۶- "برشعثا" نزلہ کیلئے - قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۸/۱

۱۷- "جوارش جالینوس" پیشاب کی کثرت اور درد کمر کے لئے قیمت فی چھٹانک دو روپیہ ۲

۱۸- "اطریفل زمانی" نزلہ وغیرہ کیلئے قیمت فی چھٹانک پندرہ آنے

۱۹- "قرص صندل" مصفی خون - قیمت یکصد قرص ڈیڑھ روپیہ ۸/۱

۲۰- "قرص مرکب افسنتین" معدہ کے لئے - قیمت یکصد قرص ساڑھے تین روپیہ ۸/۳

۲۱- "نمک سلیمانی" ہاضمہ کیلئے قیمت فی چھٹانک ایک روپیہ چار آنے ۴/۱

۲۲- حب قبض کشا قبض کیلئے قیمت یکصد گولیاں دو روپیہ ۲

۲۳- "حب لسباک" دمہ نما کھانسی کے لئے قیمت یکصد گولیاں چار روپے للعہ/ ۴

۲۴- "سرمہ ممیرا خاص" جملہ امراض چشم کیلئے - قیمت فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنہ - چھ ماشہ ایک روپیہ پانچ آنے - تین ماشہ بارہ آنے ۱۲/

۲۵- "لعوق سپستان" نزلہ کھانسی کیلئے - قیمت فی چھٹانک ایک روپیہ چار آنے ۴/۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۱۳ دسمبر آج پنڈت نہرو نے دستور ساز اسمبلی میں اسمبلی کے مقاصد سے متعلق قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا۔ یہ قرارداد صرف ایک اعلان ہی نہیں ہے بلکہ اس میں ہم نے ملک کے آئینی مستقبل کے متعلق اپنے ارادوں۔ اپنی ذمہ داریوں اور اقلیتوں سے اپنے وعدوں کا اظہار کیا ہے آپ نے کہا افسوس ہے کہ اسمبلی میں مسلم لیگی ممبر شریک نہیں ہو رہے۔ لیکن ملک کا آئینی ڈھانچہ تیار کرنے کے سلسلے میں ہمیں ان کی مدد کی ضرورت ہے۔ جب تک وہ شامل نہیں ہوتے ہماری ذمہ داریاں بہت بڑھ جاتی ہیں ہمیں صرف ایک پارٹی کے مفاد کو مدنظر نہیں رکھنا چاہیئے۔ بلکہ ملک کے چالیس کروڑ باشندوں کے مفاد کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ مسٹر جیکر نے یہ ترمیم پیش کی کہ اسمبلی کو اپنے مقاصد کا اعلان کسی ایسے وقت پر اٹھا رکھنا چاہیئے جبکہ لیگ اور ریاستی نمائندے بھی موجود ہوں۔

لنڈن ۱۳ دسمبر ہاؤس آف کامنز میں مسٹر چرچل نے ہندوستان کے مسئلہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستان کے مسلمانوں اور اچھوتوں کے متعلق برطانیہ پر خاص طور پر ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ ہمیں یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ جنگ میں سب سے زیادہ بھرتی مسلمانوں نے دی ہے۔ اچھوتوں کے متعلق اکثریت والی قوم نے زبردست چال چلی ہے۔ اس نے انہیں جداگانہ حقوق نہیں دیئے اور ہمیشہ اپنی گنتی بڑھانے کے لئے انہیں استعمال کیا گیا ہے۔ حالانکہ وہ انہیں اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔

لنڈن ۱۲ دسمبر۔ آج دارالعوام میں ہندوستانی مسئلہ پر بحث شروع ہوئی۔ مسٹر محمد علی جناح اور متعدد ہندوستانی وزیر گیلریوں میں موجود تھے۔ حکومت کی طرف سے سر سٹیفورڈ کرپس نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے ایک قرارداد پیش کی۔ جس میں امید ظاہر کی گئی کہ ہندوستانی جماعتوں کے درمیان موجودہ مشکلات کے متعلق ضرور کوئی نہ کوئی مفاہمت ہو جائے گی سر سٹیفورڈ کرپس نے تقریر کرتے ہوئے کہا اب وقت آگیا ہے کہ برطانیہ تمام سیاسی اقتدار ہندوستانی عوام کے سپرد کر دے۔ اس سلسلے میں ہمارے سامنے دو اصول ہیں۔ ایک یہ کہ اکثریت کو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا پورا حق حاصل ہے اس ضمن میں کسی اقلیت کو رکاوٹ نہیں بننے دینا چاہیئے۔ اور دوسرا اصول یہ ہے کہ اقلیتیں بھی اکثریت کی طرف سے کسی قسم کے دباؤ کے بغیر اپنے مستقبل کا آپ فیصلہ کرنے کی مجاز ہیں۔ ان دونوں اصولوں پر صرف اسی صورت میں عمل کیا جا سکتا ہے جبکہ جمہوری اسمبلی میں رواداری کا جذبہ پایا جاتا ہو۔ ہمارے سامنے سب سے بڑی مشکل یہی ہے کہ بڑی جماعتیں جمہوریت کی بنیاد پر مل کر کام کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

ثواب صرف نام سے نہیں بلکہ کام سے ہوتا ہے

فرمایا "سیکرٹریان تحریک جدید کو سمجھنا چاہیئے کہ اب ان کی ذمہ داری کے امتحان کا وقت آگیا ہے۔ ثواب صرف نام سے نہیں بلکہ کام سے ہوتا ہے اس لئے کوشش سے کام کریں"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد بالا دیکر ہر جماعت کے سیکرٹری تحریک جدید اور امیر جماعت یا پریذیڈنٹ سے عرض ہے کہ تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے سال سوم کے وعدوں کی فہرستیں جلد سے جلد مکمل کرکے ارسال فرمائیں۔ مگر دور اول کے تیرھویں سال والے مجاہد یاد رکھیں کہ جو دسویں سال پر اضافہ کرتے آئے ہیں وہ بارھویں سال پر اضافہ کر کے تیرھویں سال کا وعدہ لکھوائیں اور وہ جو شروع تحریک سے ہی شمولیت کی شرط پوری کر رہے ہیں۔ اور ان کا بارھویں سال کا وعدہ ان کی آمد کی حیثیت سے کم ہے وہ تیرھویں سال میں نمایاں اور غیر معمولی قربانی کرکے اپنی کمی کا ازالہ کریں۔ تا ان کی قربانی بھی اللہ تعالےٰ کے حضور حقیقی قربانی لکھی جائے۔

عہدہ داران کے علاوہ وہ احباب جو تحریک جدید کے کام میں ثواب لینے کے لئے کام کیا کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے ان کو طاقت بخشی ہے کہ وہ احباب کو تحریک کرکے شامل کریں۔ وہ بھی پوری توجہ سے وعدوں کا کام کریں۔ اور دور دوم کے سال سوم میں شامل ہونے سے ہر ایک شخص یا ہر احمدی جو اب تک شامل نہیں۔ شامل ہو جانا ضروری ہے۔ اور دور دوم میں شمولیت کی شرط یہ ہے کہ کم سے کم اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ تیسرے سال کے لئے دیں۔ مگر دور دوم کے مجاہدوں کے لئے سلسلہ کی اہم اور اشد ضرورت تقاضا کرتی ہے کہ وہ نصف آمد پر ہی اکتفا نہ کریں۔ بلکہ نصف آمد سے جسقدر زیادہ دے سکیں دے کر رضاء الٰہی حاصل کریں۔

جماعتوں کی اطلاع کے لئے ذیل میں اس وقت تک جن جماعتوں کے وعدے آچکے ہیں ان کی فہرست اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ باقی جماعتیں اور ان کے کارکن فوری توجہ فرما کر جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے اپنی فہرستیں مکمل کرکے براہ راست حضور کی خدمت میں پیش فرمائیں۔ فہرست یہ ہے:۔

(۱) جماعت لائل پور (بذریعہ تار) ۔۔۔ ۶۰۰

(۲) جماعت محمود آباد اسٹیٹ سندھ ۲۰۰/۴

(۳) جماعت انبالہ شہر ۵۰۱/-/-

(۴) لجنہ اماء اللہ دارالسعت ۱۱/۶/-

(۵) عملہ گرلز سکول اندرون شہر ۸۹/۱۵/-

(۶) عملہ فضل عمر ہوسٹل قادیان ۱۵۰/-/-

(۷) لجنہ اماء اللہ دارالرحمت حلقہ ۲ ۱۳۳/۹/-

(۸) عملہ نصرت گرلز سکول بیرون شہر ۱۵۹/-/-

(۹) جماعت حیدرآباد دکن (بذریعہ تار) ۷۰۰/-/-

(۱۰) " محمود آباد اسٹیٹ سندھ ۱۷۵/-

(۱۱) " گورداسپور ۸۲۸/۱۳/-

(۱۲) " شاہدرہ ۱۵۶/۸/-

(۱۳) " رہتک ۱۸۸/-/-

(۱۴) جماعت سیالکوٹ شہر ۲۰۲۸/۲/۴

(۱۵) " جمشید پور ۱۰۱۴/-/-

(۱۶) لجنہ اماء اللہ دارالفضل ب ۲۲۹/۴/-

(۱۷) جماعت شاہ مسکین ۶۹/-/-

(۱۸) عملہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ۱۶۱۶/۱۲/-

(۱۹) جماعت روہڑی سندھ ۱۱۷/-

(۲۰) جماعت پاکپتن ۴۳۳/۴/-

(۲۱) " سنور ۸۴/۲/-

یہ فہرستیں مکمل نہیں ہیں پہلی قسط سمجھنا چاہیئے

بگو شیدا ئے جوانان تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

وکیل المال تحریک جدید

جلسہ سالانہ پر مکانات کا مطالبہ کرنے والے احباب

جن دوستوں نے جلسہ سالانہ پر مکان مہیا کرنے کے لئے خواہش کی ہے۔ ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ قادیان میں مکانوں کی بہت قلت ہے۔ کیونکہ ایک عرصہ سے نئے مکان نہیں بنے۔ اور آبادی بڑھ جانے کی وجہ سے موجودہ مکانوں میں گنجائش بہت کم ہے

باایں ہمہ ہماری انتہائی کوشش ہے کہ جن دوستوں نے پرائیویٹ قیام گاہ کی خواہش کی ہے ان کے لئے مناسب انتظام کر دیا جائے لیکن ہو سکتا ہے کہ باوجود ہماری خواہش اور کوشش کے بعض دوستوں کے لئے علیحدہ قیام گاہ کا انتظام نہ ہو سکے۔ اس صورت میں ایسے دوستوں کو خود تو جماعت متعلقہ میں ٹھہرنا ہوگا اور ان کی مستورات کو اجتماعی انتظام کے تحت دارالمسیح یا ایسی ہی کسی اور مشترکہ قیام گاہ میں بہر حال قیام گاہوں کے متعلق جو بھی فیصلہ ہوا اس سے دوستوں کو انشاء اللہ بروقت اطلاع کر دی جائے گی۔

بعض احباب کے لئے مکان کا انتظام کیا جاتا ہے۔ مگر وہ کسی مجبوری کے باعث تشریف نہیں لا سکتے۔ ان کو چاہیئے کہ ہمیں اسی وقت اطلاع کر دیں تاکہ اس مکان کو دوسرے ضرورت مند احباب کے استعمال میں لایا جائے۔ احباب کو چاہیئے کہ حصول مکان کے لئے ۱۸ دسمبر تک دفتر منتظم مکانات میں اطلاع پہنچا دیں۔ اس کے بعد اطلاع دینے والے احباب کے ارشاد کی تعمیل کرنا بہت مشکل ہوگا

جنرل منتظم مکانات